السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد حرام میں نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا ہے؟ خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت اور خواہ نمازی فرض ادا کر رہا ہو یا نفل پڑھ رہا ہو، خواہ مفرد ہو یا مقتدی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک مقتدی کے آگے سے گزرنے کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مسجد حرام ہو یا کوئی مسجد۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تشریف لائے، اس وقت آپ منی میں لوگوں کو بغیر کسی دیوار کی آڑ کے نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک گدھی پر سوار ہو کر صف کے سامنے سے گزرے لیکن کسی نے نہیں روکا۔ ([1])[1]

اور اگر نمازی امام یا منفرد ہے تو اس کے آگے سے گزرنا جائز نہیں ہے خواہ مسجد حرام میں ہو یا اور کسی مسجد میں کیونکہ نمازی کے آگے سے گزرنے سے منع کی دلیل عام ہے اور کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس سے مکہ المکرمہ کی تخصیص کی جاسکے کہ وہاں نمازی کے آگے سے گزرنے والا گنہگار ہو گا یا گزرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

صحیح البخاری 1493، الصلاۃ باب سترۃ الامام سترۃ من خلفہ۔ صحیح مسلم: 1504 الصلاۃ باب سترۃ المصلی (13)

فتاویٰ مکیہ

صفحہ 24

محدث فتویٰ